بسمہ سبحانہ وبز کرولیہ

ہماری کتابیں

میر مراد علی خان

تین علماء کرام نے پانچ عظیم ترین کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

ابو جعفر محمد یعقوب کلینیؒ............ ولادت ۲۵۰ھ اور وفات ۳۲۹ھ............ کتاب الکافی

شیخ محمد بن علی بن حسین بابویہ قمیؒ موسوم شیخ صدوقؒ ولادت ۳۰۶ھ متوفی ۳۸۱ھ کتاب من لایحضرہ الفقیہ : مدینۃ العلم تصنیف فرمائی جو دس جلدوں پر مشتمل تھی لیکن اب یہ کتاب مدینۃ العلم ناپید ہے۔ یہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ سے بڑی تھی۔

شیخ محمد بن حسن الطّوسیؒ شیخ الطائفہ، ولادت ۳۸۵ھ متوفی ۴۶۰ھ کتاب تہذیب الاحکام اور الاستبصار تصنیف فرمائی ہیں۔

چونکہ صرف چار کتابیں ہی دستیاب ہیں اس لئے اِن کتابوں کو کُتُب اربعہ کے نام سے موسوم کیا گیا جو ہمارے مکتب اہل بیت کی عظیم الشان تصانیف ہیں۔ حالانکہ ان کتابوں کا مرتبہ نہایت بلند ہے مگر انہیں کبھی بھی لفظ ''صحیح'' سے نہیں نوازا گیا۔ یعنی کبھی بھی صحیح کافی، یا صحیح تہذیب الاحکام وغیرہ نہیں کہتے اور نہ کسی کے بارے میں یہ دعویٰ کہ یہ کتاب بعد کتاب باری ہیں۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ (معاذاللہ) حضرت امام عصر عجل اللہ شریف نے یہ فرمایا: **اما ما قیل من المهدی علیه السلام قال ان الکافی کاف لیشیعتنا فانه قول مجهول راویه ولم یسم أحد اسمه ویدل علی بطلانه تالیف مأة کتب الحدیث بمدرسة اهل البیت بعد الکافی مثل من لا یحضره الفقیه ،مدینة العلم ، تهذیب الاحکام واالاستبصار، البحار، و وسائل الشیعة و جامع احادیث الشیعة إلی غیرها۔**

یہ جو کہا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کتاب کافی ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے یہ قول مجہول اس کا راوی نا معلوم اور نہ کسی نے بھی راوی کا نام تک نہیں بتلایا۔ اور اس قول کے باطل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ کتاب کافی کے بعد سینکڑوں کتابیں مکتب اھل بیت میں تالیف ہوئیں ہیں جیسے: من لا یحضرالفقیه ،مدینة العلم ، تهذیب الاحکام ،والاستبصار، بحارالانوار، و وسائل الشیعة و جامع احادیث الشیعة وغیرہ؛ علامہ مرتضیٰ عسکریؒ طاب ثرہ (عربی) معالم المدرستین ج ۳ ص ۳۸۳، (اردو ترجمہ علامہ جوادیؒ ''خطائے اجتہادی کی کرشمہ سازیاں) ص ۲۵۲۔

الکافی

مکتب اہل بیت کا دعویٰ ہے کہ اُس نے اللہ کی کتاب کے علاوہ کسی بھی کتاب کو کسی طرح بھی صحیح کا درجہ نہیں دیا۔

کتاب کافی جو ۸ جز پر مشتمل ہے جس میں (۷) جز دو حصوں میں تقسیم ہے (۱) اصول کافی (۲) فروع کافی، آٹھواں حصہ (۳) روضہ کے نام سے منسوب ہے۔

اصول کافی:- دو جلدوں میں ہیں جس میں کتاب العقل سے شروع ہو کر فضائل قرآن اور عقائد سے متعلق احادیث ہیں۔

فروع کافی:- یہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔اس میں ''طهارت ''سے لے کر''دیت''سے متعلق احادیث ہیں۔
روضہ:- یہ ایک جلد میں ہے جس میں خطوط، خطبات اور واقعات سے تعلق رکھنے والی روایات مذکور ہیں۔
کتاب الکافی کے بنیادی عنوانات (۳۴) حصوں میں ہیں۔ہر ایک کے عنوان کو لفظ کتاب سے نوازا گیا ہے۔
جیسے پہلی جزمیں:-(۱)کتاب العقل والجهل، (۲)کتاب فضل العلم، (۳)کتاب التوحید، (۴)کتاب الحجة،وغیرہ۔
دوسرے جزمیں:-(۱)کتاب الایمان والکفر(۲) کتاب الدعاء(۳) کتاب فضل القرآن(۴) کتاب العشرة
تیسرے جزمیں:-(۱)کتاب الطهارة(۲) کتاب الحیض (۳) کتاب الجنائز(۴) کتاب الصلاة (۵) کتاب الزکاة۔
چوتھے جزمیں:- تتمہ کتاب الزکاة جوباب الصدقة سے شروع ہوتی ہے اور (۱)کتاب الصیام (۲) کتاب الحج۔
پانچویں جزمیں:-(۱)کتاب الجهاد (۲) کتاب المعیشة(۳) کتاب النکاح۔
چھٹے جزمیں:-(۱) کتاب العقیقة(۲)کتاب الطلاق(۳)کتاب العتق والتدبیر والکتابة(غلام، کنیز وغیرہ)(۴) کتاب الصید(شکار)(۵) کتاب الذبائح(۶)کتاب الاطعمة(۷)کتاب الاشربة (۸) کتاب الزی والتجمل والمروء ة(لباس وغیرہ) (۹) کتاب الدواجن(شکاری جانوروغیرہ)۔
ساتویں جزمیں:-(۱) کتاب الوصایا(۲) کتاب المواریث (۳) کتاب الحدود(۴) کتاب الدیات (۵) کتاب الشهادات(۶) کتاب القضاء والاحکام (۷) کتاب الایمان والنذر والکفارات
کتاب کافی کا آٹھواں جز جیساکے قبل ذکر کیا گیاہے روضہ پر مشتمل ہے۔جس میں خطوط، خطبات اور منتخب آیات کے تاویلات ہیں مثلاًامام جعفرؑ صادق کاخط شیعہ جماعت کے لئے، خطبہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام، فضائل شیعہ، وغیرہ ہیں۔
کتاب الکافی میں جملہ سولہ ہزارا ایک سوننانوے (۱۶۱۹۹)احادیث ہیں اور بعض کتابوں میں مثلاً''فہرست طوسی''میں (۱۶۹۹۰)ہیں۔بعض لکھتے ہیں کہ اس میں (۱۶۱۲۱)، اور کسی نے اس کی تعداد (۱۶۱۱۹)بتلائی ہے۔شائد یہ اختلاف احادیث کے تکرار کی وجہ سے ہوی ہو۔جس میں علماء کرام اور ناقدین نے (۹۴۸۵) احادیث کوضعیف قرار دیاہے، علامہ مجلسیؒ نے اپنی کتاب مرأة العقول جواصل میں شرح کافی ہے اس میں آپ نے ضعیف، صحیح، باوثوق، یاقوی احادیث کی وضاحت فرمائی ہیں۔دور حاضر کے محقق محمد باقر بہبودی نے ایک کتاب تالیف کی ہے بنام''صحیح کافی'' جوبیروت میں ۱۴۰۲ھ طبع ہوئی ہے اس میں انھوں نے الکافی کے (۱۶۱۲۱)احادیث کا تجزیہ فرمایااور صرف (۴۴۲۸)احادیث کو صحیح قرار دیااور باقی کو غیر صحیح قرار دیا۔اِن کا یہ تجزیہ رجال کی کتاب جس کوابن الغضائری ابوالحسین احمد بن الحسین نے مرتب کی تھی پر مبنی ہے۔شیخ کلینیؒ جن کے مرتبہ اور علم کا مقام نہ صرف علمائے مکتب اہل بیت ثناخواں ہیں اہل سنت کے علماء جیسے ابن حجر عسقلانی جو رجال کے اور حدیث میں امام مانے جاتے ہیں وہ اپنی کتاب لسان المیزان ج۵ ص۴۳۳ سلسلہ ۱۴۱۹، تاریخ کامل ج۸ ص۴۳۳۔هو الفقیه الامام علی مذهب اهل بیت عالم فی مذهبهم کبیر فاضل عندهم مشهور:یعنی مذہب اہل بیت کے فقیہوں کے امام بڑے عالم وفاضل تھے اور اُن

کے (شیعوں) یہاں بہت مشہور تھے۔

جن محققین نے کتاب الکافی کی تحقیق کی ہے انھوں نے تعداد احادیث اور اُن کی نوعیت حسب ذیل بتلائی ہیں۔

نام محقق	کل تعداد	صحیح احادیث	حسن	قوی	موٴثق	ضعیف
شیخ یوسف بن احمد البحرانی لوٴلوۃ البحرین	۱۶۱۲۱	۵۰۷۲	۳۰۲	۱۴۴	۱۱۱۸	۹۴۸۵
علامہ تنکانی قصص العلماء	۱۶۱۱۹	۵۰۷۲	۱۴۴	۳۰۲	۱۱۱۶	۹۴۸۵

علمائے مکتب اہل بیتؑ میں شہید ثانیؒ متوفی ۹۶۵ھ نے الرعایہ فی علم الدرایۃ ص۷۷ تا ۸۶ میں احادیث کی تقسیم اور تعریف اس طرح کی ہے کہ:-

صحیح: وہ حدیث جس کا سلسلۂ سند معصوم سے ملتا ہو اور راوی مذہب کے لحاظ سے سب عادل، شیعہ، ہوں۔ اس حدیث پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں بشر طیکہ یہ کسی دوسری صحیح حدیث سے نہ ٹکراتی ہو۔

حسن: وہ حدیث جس کا سلسلۂ سند معصوم سے ملتا ہو، شیعہ ہوں، مگر عدالت کے بارے میں کوئی علم نہ ہو۔

حدیث حسن کے بارے میں اختلاف ہے بعض علماء راوی کے عادل ہونے کی شرط رکھی ہے اور بغیر عدالت کے اس حدیث عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ بعض کا یہ تقاضا ہے کہ اگر حدیث حسن علماء مذہب شیعہ میں شہرت رکھتی ہو تو وہ قابل قبول ہے۔

موٴثق: وہ حدیث جس کا سلسلۂ سند معصوم سے ملتا ہو، اور اُس کی تصدیق علماء نے بھی کی ہو۔ مگر راوی غیر شیعہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسی روایت کو قوی بھی کہا جاتا ہے۔ مگر اس میں شرط ہے کہ راوی شیعہ ہوں اور اُن کے صادق یا کاذب ہونے کا کوئی علم نہ ہو۔ اس حدیث کے بارے بھی اختلاف بعض کا کہنا ہے کہ اگر حدیث مشہور ہو اور تو اس پر عمل جائز ہے۔

ضعیف: وہ حدیث جن میں مذکورہ صفات نہ ہوں اور ان کے سلسلے میں اگر ایک راوی بھی مذموم، مجہول (غیر متعارف)، فاسد العقیدہ ہو۔

مرسل: وہ حدیث جس کا راوی وہ ہے جس سلسلہ کسی معصوم سے نہیں کی ملتا۔ اور حدیث کو معصوم سے نسبت دے یا کہہ دے کسی تابعی نے معصوم سے سُنا ہو۔ بعض علماء اس حدیث کے بارے کہتے ہیں اگر راوی کی صداقت کا علم ہو تو قابل قبول ورنہ نہیں۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی بھی عالم نے جملہ احادیث کو صحیح نہیں قرار دیا ہے اور سب کا ایک مشتر کہ ایمان ہے اول تا آخر اگر کوئی کتاب صحیح ہے تو وہ صرف اور صرف قرآنِ مجید ہے اور اس کے علاوہ کوئی کتاب صحت میں اس کی شریک نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔ علمائے مکتب اہل بیت نے قانونی طور پر کسی حدیث کے صحیح اور غلط ہونے کی تحقیق صرف اُن روایات کے بارے میں کی ہے جن سے شریعت کے احکام استنباط (Extract) کرنا تھا۔ اور جن پر اعمال کا دارومدار تھا، اور وہ روایات جن کا تعلق سیرت انبیاء، سیرت ائمہ واصحاب، تاریخ اِن کو قابل تحقیق نہیں سمجھا ہے اور اُن راویوں سے بھی نقل کیا ہے جن کی کوئی حیثیت

میدانِ فقہ میں نہیں تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ تفسیر، سیرت کے ذیل میں اُن راویوں کے روایات کو بھی درج کیا ہے جو مکتب خلفاء سے تھے اور جو بالکل بے بنیاد تھیں اور کئی مقامات پر اس پر بحث بھی کی گئی ہے۔ وسائل الشیعه یا جامع احادیث الشیعه میں ان روایات کو درج کیا اور تا کہ اس پر بحث کی جاسکے اور صحیح وضعیف کا فیصلہ کیا جاسکے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ روایات مکتب خلافت کی تھیں اور اُن کی تحقیق بھی نہیں کی گئی تھیں تو اُنھیں نقل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی، جس کہ وجہ سے کتاب کے اعتماد پر حرف آسکتا ہو اور بدنامی کا سبب ہو۔ اس کا جواب شاید یہی ہو کہ علمائے اعلام نے صرف فقہی مسائل پر اپنی توجہ مبذول رکھی۔ اور علمی دیانت داری کا بھی تقاضہ تھا کہ جو بھی سامنے حدیث ہے اُس کو اپنی فکر کی بنا پر اور اپنے اعتقاد کی بنا پر نظرانداز نہ کرتے۔ جیسے کہ انھیں یہ شائد یہ محسوس ہوا ہو کہ اگر کوئی ایسی حدیث آجائے جیسے رسول اللہ ﷺ و آلہ کے چار بیٹیاں ہو تو اس سے اصل اسلام پر کیا فرق پڑے گا۔

علامہ سید ذیشان حیدر جوادیؒ نے اپنے ایک مضمون ''خبر واحد'' میں تحریر فرمایا کہ: شیخ بہاء الدینؒ عاملی کا ارشاد ہے کہ روایات کی تقسیم کا سلسلہ علامہ حلیؒ متوفی ۷۲۶ھ کے دور سے شروع ہوا اور دیگر محققین کا کہنا ہے کہ اس کی تقسیم کے موجد جمال الدین ابن طاوسؒ ہیں۔ ساتوں صدی ہجری سے قبل حدیث کے صحیح ہونے کا معیار راویوں کے صحیح العقیدہ اور عادل ہونا نہیں تھا۔

کتاب الکافی کی شرح، ترجمہ کا سلسلہ آج تک اُس کی اہمیت کی بنا پر جاری ہے۔ چنانچہ ذیل میں جن علمائے کرام نے اس سلسلے میں محنت کی وہ حسب ذیل ہیں۔

مرأۃ العقول-------علامہ مجلسیؒ متوفی ۱۱۱۰ھ

شرح اصول کافی-----ملا محمد صالحؒ مازندرانی متوفی ۱۰۸۱ھ

الکلینی والکافی-------ڈاکٹر شیخ محمد رسول الغفاری

علامہ مفتی محمد عباس طاب ثرہ نے الکافی سے روایات کو جمع کر کے انہار الانوار، جوامع الکلم اور جواہر الکلام سے موسوم خلاصہ مرتب کیا۔

علامہ ظفر حسنؒ قبلہ امروہی ادیب اعظم نے اصول کافی (الکافی کے دو جلد) کا اردو ترجمہ الشافی کے نام سے پانچ (۵) جلدوں میں شائع فرمایا۔

حجۃ الاسلام مولانا شیخ محمد سرور مقیم امریکہ نے الکافی کا انگریزی زبان میں ۸ جلدوں میں ترجمہ فرمایا ہے جس میں چار جلد (الکافی کے دوسری جلد تک) طبع ہو چکی ہیں اور سرمایہ کی کی وجہ سے باقی جلدیں طبع نہ ہو سکیں۔

من لایحضرہ الفقیہ

یہ کتاب شیخ محمدؒ بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی کی تصنیف ہے آپ کا مشہور لقب شیخ صدوقؒ اور کنیت ابو جعفر تھی ولادت ۳۰۶ھ اور وفات ۳۸۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس کتاب میں کل (۶۶۶) ابواب ہیں اور کل (۵۹۶۳) احادیث ہیں جس میں (۳۹۱۳) باسند اور (۲۰۵۰) مرسل ہیں۔ مرسل حدیث کی تعریف مذکور ہو چکی ہے۔ یہ کتاب موجودہ دور میں رسالہ عملیہ کا مقام رکھتی ہے فرق یہ ہے کہ عملیہ میں مسائل بیان کئے جاتے ہیں اور اس کتاب میں مسائل کے حل کے لئے روایات مذکور ہیں۔

اس کتاب میں اور الکافی میں فرق یہ ہے کہ الکافی میں روایات مع اسناد کے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں تمام اسناد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں تقسیم ہے۔

پہلی جلد میں :۸۷ باب ہیں ۔ جس میں (۱۶۱۸) احادیث ہیں۔ جس میں ۷۷۷ احادیث مُسند ہیں اور ۸۴۱ مرسل ہیں۔

دوسری جلد: میں ۲۰۸ باب ہیں جس میں (۶۷۰) احادیث ہیں۔ جس میں ۱۶۰۴ مُسند اور ۵۷۳ مرسل ہیں۔

تیسری جلد: ۸۷ باب ہیں جس میں (۱۳۰۵) احادیث جس میں ۱۲۹۵ مُسند اور ۵۱۰ مرسل ہیں۔

چوتھی جلد: (۱۷۲) باب ہیں جس میں (۹۰۳) احادیث ہیں جس میں (۷۷۷) مُسند اور (۱۲۶) مرسل ہیں۔

من لایحضرہ الفقیہ کا ترجمہ اردو زبان میں حجۃ الاسلام سید حسن امداد مدظلہ العالی نے فرمایا ہے۔

چند فتاویٰ جو عجیب بھی ہو سکتی ہیں جنہیں علماء نے ضعیف اور مرفوع ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ اور عمامہ باندھنے والا جب تک تحت الحنک نہ نکالے اُس کے لئے نماز جائز نہیں (اردو جلد اول ص ۱۴۶ سلسلہ ۸۱۷)۔

۲۔ غروب آفتاب (SunSet) کو نماز مغرب کا اول وقت بتلایا ہے۔ (جلد اول اردو ص ۱۲۱: باب نماز کے اوقات سلسلہ ۶۵۵ ''حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا جب قرص آفتاب غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت ہو گیا۔)

۳۔ تشہد میں درود کو حذف کر دیا گیا ہے (اردو جلد اول ص ۱۷۹ سلسلہ ۹۴۴)۔

تہذیب الاحکام

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسیؒ متوفی ۴۶۰ھ نے تالیف فرمایا۔ یہ دراصل رسالہ المقنعہ کی شرح ہے جسے شیخ مفیدؒ نے تالیف کیا تھا یہ کتاب بھی فقہ ہی کے موضوع پر ہے۔ یہ کتاب ۱۰ جلدوں (۳۹۳) ابواب اور (۱۳۵۹۰) احادیث میں شائع ہوئی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد	عنوان کتاب	ابواب
۱	باب الاحداث الموجبة للطهارة	۹
۲	كتاب الصلاة	۱۹
۳	كتاب الصلاة(باقی)	۴۱
۴	كتاب الزكاة	۳۹
	كتاب الصيام	۳۳
۵	كتاب الحج	۲۶
۶	زيارات رسولؐ ، ائمه ، اولياء	۵۳
	كتاب الجهاد	۲۷
	كتاب الديون، القرض	۶
	كتاب القضايا والاحكام	۶
	كتاب المكاسب	۲
۷	كتاب التجارات	۲۰
	كتاب النكاح	۲۰
۸	كتاب الطلاق	۹
	كتاب العتق	۳
	كتاب الايمان،الكفارات	۳
۹	كتاب الصيد	۲
	كتاب الوقوف	۲
	كتاب الوصايا	۱۶
	كتاب الفرائض والموارث	۲۵

الاستبصار

یہ کتاب تہذیب کے بعد شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسیؒ متوفی ۴۶۰ھ نے تالیف فرمائی تھی۔ شیخ طوسیؒ نے ہردو کتابوں میں یہ لکھ دیا ہے کہ فلاں، فلاں روایت ضعیف ہے اور نا قابل عمل ہے۔ یہ کتاب (۴) جلدوں (۹۹۲) ابواب اور بعض نسخوں میں (۹۱۵) ابواب ہیں، اور (۵۵۲۱، یا ۵۵۱۱) احادیث پر مشتمل ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد	عنوان	ابواب
۱	كتاب الطهارة (غسل، تیمم، غسل میت وغیره)	۱۲۷
	كتاب الصلاة	۱۷۳
۲	كتاب الزكاة	۳۱
	كتاب الصيام	۴۸
	كتاب الحج	۱۵۱
۳	كتاب الجهاد	۳
	كتاب الديون	۵
	كتاب الشهادة	۱۳
	كتاب القضايات والاحكام	۴
	كتاب المكاسب	۱۶
	كتاب البيوع	۴۷
	كتاب النكاح	۶۷
	كتاب الطلاق	۶۷
۴	كتاب العتق	۲۱
	كتاب الايمانه، النذور، والكفارات	۱۶
	كتاب الصيد والذبائح	۱۸
	كتاب الاطعمة والاشربة	۵
	كتاب الوقوف والصدقات	۷
	كتاب الوصايا	۲۰
	كتاب الفرائض، والميراث	۲۸
	كتاب الحدود	۳۴
	كتاب الديات	۲۸

مکتب اہل بیتؑ کی کتابوں کو موضوع (Subject) کے لحاظ سے اجمالی طور پر پیش ہیں:-

۱۔ **جوامع احادیث:** اس صفت میں فقہی، اعتقادی، اور اخلاقی روایتوں پر مشتمل ہیں اس قسم کی کتابوں علماء کرام ''جوامع'' کا نام دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل کتابوں کا ذکر ضروری ہے:-

۱۔ الکافی.................... تالیف محمد بن یعقوب کلینیؒ .... متوفی ۳۲۹ھ

۲۔ الوافی.................... تالیف محسن فیض کاشانیؒ .... متوفی ۱۰۹۱ھ

۳۔ بحارالانوار.................... تالیف محمد باقر مجلسیؒ .... متوفی ۱۱۱۱ھ

۲۔ **عقائد:** اس قسم کی کتابوں میں توحید، نبوت، امامت اور قیامت سے متعلق اعتقادی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ التوحید.................... تالیف شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۲۔ کمال الدین و تمام النعمة...... تالیف شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۳۔ کفایة الاثر فی النص الائمة الاثنیٰ عشر ۔ تالیف علی بن محمد الخزاز الرازیؒ (آپ کا شمار چوتھی صدی ہجری کے علماء میں ہے)

۴۔ الغیبة............ تالیف محمد بن ابراہیم النعمانیؒ (آپ کا شمار چوتھی صدی ہجری کے علماء میں ہے)

۵۔ الغیبة............ تالیف شیخ ابی جعفر محمد بن حسن الطّوسیؒ ''شیخ الطائفة'' متوفی ۴۶۰ھ

۶ خصائص الائمه تالیف الشریف سید رضیؒ متوفی ۴۰۶ھ

۷ الاحتجاج دو جلد تالیف ابی منصور احمد بن علی ابن ابی طالب الطبرسی متوفی چھٹی صدی

۸ اثبات المهداة تالیف محمد بن حسن الحر العاملیؒ متوفی ۱۱۰۴ھ

۳۔ **فقہ:** جن کتابوں میں صرف فقہی احادیث کو جمع کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱ من لایحضرہ الفقیہ...... تالیف شیخ صدوقؒ

۲ تہذیب الاحکام...... تالیف شیخ طوسیؒ

۳ الاستبصار............ تالیف شیخ طوسیؒ

۴ وسائل الشیعہ .... تالیف محمد بن حسن الحر العاملیؒ متوفی ۱۱۰۴ھ

۵ مستدرک الوسائل...... تالیف میرزا حسین النوری متوفی ۱۳۲۰ھ

تفاسیر: جن میں تفسیری احادیث جمع کی گئی ہیں اُن میں سے چند نام ہیں:-

شمار	اسم کتاب	جلد	اسم مولف	وفات
۱	تفسير أبى حمزة الثمالى	۱	ابو حمزة الثمالى	۱۴۸ھ
۲	تفسير الامام حسن عسكرى	۱	منسوب امام حسنِ عسكرى	۱۲۶۰ھ
۳	تفسير العياشى	۲	محمد بن مسعود العياش	۳۲۰ھ
۴	تفسير القمى	۲	على بن ابراهيم القمى	۳۲۹ھ
۵	تفسير الفرات	۱	فرات بن ابراهيم الكوفى	۳۵۲ھ
۶	حقائق التاويل	۱	الشريف الرضى	۴۰۶ھ
۷	التبيان	۱۰	الشيخ الطوسى	۴۶۰ھ
۸	تفسير مجمع البيان	۱۰	الشيخ الطبرسى	۵۴۹ھ
۹	تفسير جوامع الجامع	۲	الشيخ الطبرسى	۵۶۰ھ
۱۰	فقه القران	۲	القطب الراوندى	۵۷۲ھ
۱۱	خصائص الوحى المبين	۱	الحافظ ابن البطريق	۶۰۰ھ
۱۲	إملاء ما من به الرحمن	۲	ابو البقاء العكبرى	۶۱۶ھ
۱۳	تفسير غريب القران	۱	فخر الدين الطريحى	۱۰۸۵ھ
۱۴	تفسير الصافى	۵	االفيض الكاشانى	۱۰۹۱ھ
۱۵	تفسير الاصفى	۲	االفيض الكاشانى	۱۰۹۱ھ
۱۶	تفسير نور الثقلين	۵	الشيخ الحويزى	۱۱۱۲ھ
۱۷	تفسير كنزالدقائق	۲	ميرزا محمد المشهدى	۱۱۲۵ھ
۱۸	تفسير القران الكريم	۵	االسيد مصطفى الخمينى	۱۲۹۸ھ
۱۹	البيان فى تفسير القران	۱	السيد الخوئى	۱۴۱۱ھ
۲۰	تفسير الميزان	۲۰	السيد الطبا طبائى	۱۴۱۲ھ
۲۱	تفسير نمونه	۲۷	آيت اللّٰه مكارم شيرازى	باحیات

۲۲	االبرھان فی تفسیر القران	۱۰	سید ھاشم حسینی البحرانی	۱۱۰۷ھ

شیعہ علماء نے تفسیریں لکھیں مگر ناپید۔ اگر غیر شیعہ سلاطین نے تفسیریں لکھوائیں تو اہل سنت کے مزاج کے موافق رہیں تو قبول کیا اور اُس کا وجود باقی رہا۔ یہ ذہن نشین رہے کہ شیعہ علماء کس طرح اپنی زندگیاں گذاریں ہوں گے جب کو اُنہیں تہمات ،الزامات سے گذرنا ہوتا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر گھر برباد ہوتے تھے سولی پر چڑھا دینا معمولی بات تھی۔ صدیوں گذرنے کے باوجود صرف قرآن کے سلسلے میں آج بھی شیعوں پر کئی الزامات لگائے جاتے ہیں۔ کفر کے فتوی جاری ہیں۔ان تمام مشکلات کے باوجود اگر چند تفاسیر سامنے آئیں ہوں تو صرف معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔

فہرست شیعہ علماء جنہوں نے اردو زبان میں علومِ قرآن پر کتابیں تحریر فرمائیں:-

۱۔ سیّد عمادؒ زنگی پوری وفات تقریباً ۱۱۵۳ھ

آپ قیس زنگی پوری کے اجداد میں تھے آپ کا ترجمہ و حواشی پر مشتمل قرآن مجید مکتبہء آیت اللہ مرعشی کے شعبہ مخطوطات میں موجود ہے۔ آپ کا سن وفات معلوم نہیں مگر سن تالیف تقریباً ۱۱۵۳ھ ہے۔

۲۔ یاد علیؒ نصیر آبادی وفات ۱۲۵۳ھ

آپ سید دلدار علیؒ غفران ماب کے شاگردوں میں تھے۔ بعض لوگوں کو اشتباہ ہوا کہ آپ نے اردو زبان میں تفسیر قرآن لکھی تھی یا فارسی میں۔ حقیقت یہ ہے کہ محققین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ نے اردو زبان میں تفسیر تحریر فرمائی تھی۔ جناب مرتضٰی حسین فاضل لکھنوی کا بھی یہی خیال ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب مطلع الانوار میں آپ کی تالیف کو فارسی زبان کی تحریر نہیں لکھا ہے۔ جناب نجم الحسن کراوروی مرحوم نے روح القران میں صراحتاً اسے اردو تفسیر لکھا ہے۔

۳۔ مرزا امداد علیؒ وفات ۱۲۷۴ھ

پروفیسر مسعود حسن ادیب مرحوم اپنے گراں قدر علمی مقالے ''شاہانِ اودھ''میں خطی مصادر سے عہد امجد علی شاہ میں تفسیر منہج الصادقین کے اردو ترجمے کا ذکر کیا ہے یہ ترجمہ ۱۲۵۹ھ میں مرزا امداد علی مرحوم نے مکمل کیا اِس کے علاوہ ایک مترجم قرآن مجید امداد علیؒ کے نام سے مرتضٰی حسین فاضل مرحوم کے کتب خانے میں موجود ہے۔

۴۔ سید علیؒ بن غفران مآب وفات ۱۲۵۹ھ

آپ کی تفسیر کا نام توضیح مجید ہے ''تذکرہ بے بہا''میں حوالہ موجود ہے۔

۵۔ محمد باقر دہلویؒ وفات ۱۲۷۴ھ

آپ محمد حسین آزاد مرحوم کے والد تھے۔ آپ نے ترجمہ و تفسیرِ قران پر مشتمل کتاب تالیف کی۔

۶۔ علی اکبرؒ بن سید محمد سلطان العلماء وفات ۱۲۸۶ھ آپ نے سورہِ یوسف کی اردو تفسیر فرمائی تھی۔

۷۔ ملک العلماء سید بندہ حسینؒ وفات ۱۲۹۶ھ

آپ نے تفسیر شیریں کے نام سے اردو میں تالیف فرمائی۔

۸۔ عمار علیؒ سونی پتی وفات ۱۳۰۴ھ

آپ نے اردو زبان میں چار جلدوں پر مشتمل تفسیر تحریر فرمائی جس کا نام عمدۃ البیان ہے۔

۹۔ تاج العلماء سید علی محمدؒ وفات ۱۳۱۲ھ

آپ نے ترجمہ قران و تفسیر اردو میں تحریر فرمائی جو شائع بھی ہوئی۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل علمائے کرام نے تفسیر قران اردو میں فرمائی۔

۱۰۔ مولانا حافظ فرمان علی متوفی ۱۳۳۴ھ؛ محمد مرتضیٰ متوفی ۱۳۳۷ھ؛ مولانا سید محمد ہارون زنگی پوری متوفی ۱۳۳۹ھ؛ مولانا مقبول احمد متوفی ۱۳۴۰ھ؛ مولانا بہادر علی شاہ جد حافظ ذوالفقار علی شاہ متوفی ۱۳۳۵ھ؛ ممتاز العلماء سید محمد تقی متوفی ۱۳۴۱ھ؛ مولانا اعجاز حسین بدایونی متوفی ۱۳۵۰ھ؛ مولانا راحت حسین گوپال پوری متوفی ۱۳۷۴ھ؛ مولانا سید علی حیدر متوفی ۱۳۸۰ھ؛ مولانا حافظ کفایت حسین متوفی ۱۳۸۸ھ؛ مولانا مرزا احمد علی متوفی ۱۳۹۰ھ؛ مولانا امداد حسین کاظمی ۱۳۹۵ھ؛

مولانا علی نقی نقوی مرحوم ''نقن صاحب قبلہ'' تفسیر فصل الخطاب ۷ جلدوں میں ؛ مرزا یوسف حسین؛

مولانا حسین بخش جاڑا، مولانا ظفر حسین مرحوم امروہوی؛ علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم، مولانا طالب جوہری؛ مولانا شیخ محسن علی نجفی۔

متفرقات: جیسے اخلاقیات، ادب تاریخ، وغیرہ نظم و ترتیب کے رعایت کے بغیر پیش ہیں:

۱۔ المحاسن از احمد بن عبداللہ برقی تیسری صدی

۲۔ الخصال از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۳۔ ثواب الاعمال از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۴۔ المواعظ از از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۵۔ صفات الشیعہ از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۶۔ مکارم الاخلاق از حسن بن فضل الطبرسی چھٹی صدی

۷۔ مشکاۃ الانوار از ابی الفضل علی طبرسی ساتویں صدی

تاریخ و سیرت: صرف چند نام جو مشہور رہیں:۔

۱۔ الغارات (۲ جلد) از ابی اسحاق ثقفی متوفی ۲۸۳ھ

۲۔ دلائل الامامۃ از اَبی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری الصغیر (یہ تاریخ طبری الامم والملوک والے طبری نہیں ہے) پانچ ہجری

۳۔اختیار معارفۃ الرجال از از شیخ طوسیؒ متوفی ۴۶۰ھ

۴۔رجال النجاشی از ابوالعباس احمد بن علی النجاشی الاسدی متوفی ۴۵۰ھ

۵۔مناقب ال اَبی طالب (۳ جلد) از ابن شہر آشوب متوفی ۵۸۸ھ

۶۔ کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ (۳جلد) از علی بن عیسیٰ اَبی الفتح الاردبیلی متوفی ۶۹۳ھ

۷۔علل الشرائع از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۸۔عیون الاخبار الرضا از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۹۔معانی الاخبار از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۱۰۔الامالی از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۱۱۔الامالی از شیخ مفیدؒ متوفی ۴۱۳ھ

۱۲۔الامالی از شیخ طوسیؒ متوفی ۴۶۰ھ

۱۳۔نہج البلاغہ از سید رضیؒ متوفی

۱۴۔تحف العقول ابو محمد حسنؒ بن علی بن شعبۃ الحرانی چوتھی صدی

ناظرین کرام فہرست طویل ہے چند کتابیں جو مشھور ہیں اُن کا ذکر کیا گیا ہے۔